

## معز کے حق و باطل

**حضرت امیر شریعت اور نسیس منیزہ کا مقابلہ**

کمرہ عدالت میں ایک تاریخی مکالہ، جس نے قادیانیوں اور ان کے حاشیہ برداروں کو مہوت کر دیا

کی تھی تحریک ختم نبوت، اپنے شباب پر تحقیق کر مائل با اختتام تھی۔ تحریک کی قیادت اور ہزاروں کا رکن جیلوں میں بند تھے۔ ”عدالتی تحقیقات“ کے لئے جشن منیر اور ایم آر کیانی پر مشتمل کیش (لاہور ہائی کورٹ) ساعت کر رہا تھا۔ جشن منیر متصحّب قادیانی نواز تھا۔ وہ علامہ کمرہ عدالت میں بلا بلا کر بے عزت کر رہا تھا۔ تحریک ختم نبوت کو ”احرار، احمدی نزاع“ اور ”فادات چنگاب کا نام“ دیتا تھا۔ اسلام کو موضوع بحث بنا کر عالم کا نداق ازاں رہا تھا، اور اپنے قادیانی آقاوں اور محضنوں کو خوش کر رہا تھا۔

لیکن... ایک دن وہ اپنی ہی عدالت میں پڑا گیا۔ اس نے مجد تحریک تحفظ ختم نبوت، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری (علیہ الرحمۃ) کو عدالت میں طلب کر لیا۔ حکومت نے بیان داخل کرنے کے لئے امیر شریعت کو سکھر جل سے لاہور سفر نسل بیبل منتقل کر دیا۔ چیشی کی تاریخ پر امیر شریعت اور ان کے قیدی رفقاً کو سخت پھرے میں عدالت میں لا یا گیا۔ عدالتی ہبکارے نے آواز لگائی: سر کار بنام عطا اللہ شاہ بخاری وغیرہ وغیرہ۔

اب، اسی ختم نبوت امیر اشريعۃ، پورے قلندرانہ جاہ و جلال اور ایمانی جرأۃ و قادر کے ساتھ کمرہ عدالت میں داخل ہوئے۔ سرفروشان احرار نے پورے ہائی کورٹ کو اپنے حصائیں لے رکھا تھا۔

عدالت کے دروازے پر ہزاروں فدا میں ختم نبوت اور شیع ناموس رسالت کے پروانے نفرہ زن تھے۔ نعروہ عجیب۔۔۔ اللہ اکبر، تاج و تخت ختم نبوت۔۔۔ زندہ باد، مرزا سنت۔۔۔ مردہ باد۔۔۔ امیر شریعت نے عدالت کے دروازے پر کھڑے ہو کر جھکڑا یاں فضا میں لہرا کیں اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔

جمع وارثی سے پوچھ رہا تھا:

”سیدی، مرشدی!

کہیے کیا حکم ہے؟ دیوانہ بنوں یا نہ بنوں؟

حکم ہوا۔۔۔ خاموش!

تمام جمع ساکت و جامد!

امیر شریعت، عدالت میں داخل ہو گئے۔

جسٹس نیر۔۔۔ بغض و حسد سے بھرا ہوا، غصے سے لال پیلا، گردن تی ہوئی اور تکبر و غرور کا پیکر ناہجارتبا کر کی پر بیٹھا تھا۔  
مردِ مومن کے چڑہ انور پر نگاہ پڑی تو اس کی آنکھیں جھک گئیں۔

جسٹس نیر دوسرا مرتبہ آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ کر سکا۔  
کارروائی شروع ہو گئی۔

امیر شریعت نے اپنا تحریری بیان عدالت میں پیش کیا۔ جسٹس نیر نے ایک نظر بیان کو دیکھا (جسے اس نے "نیر انکواری رپورٹ" میں شامل نہیں کیا) اور پھر اپنے مخصوص حصتھے ہوئے انداز میں سوالات کا آغاز کر دیا۔

جسٹس نیر: ہندوستان میں اس وقت کتنے مسلمان ہیں؟

امیر شریعت: سوال غیر متعلق ہے، مجھ سے پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں پوچھیں۔

جسٹس نیر: (تخریج آمیز لمحہ میں) ہندوستان اور پاکستان میں جگہ چھڑ جائے تو ہندوستان کے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

امیر شریعت: ہندوستان میں علماء موجود ہیں، وہ بتا میں گے۔

جسٹس نیر: (طنز کرتے ہوئے) آپ بتادیں؟

امیر شریعت: پاکستان کے بارے میں پوچھیں، یہاں کے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔

جسٹس نیر: مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

امیر شریعت: اسلام میں داخل ہونے اور مسلمان کہلانے کے لئے صرف گلہ شہادت کا اقرار و اعلان ہی کافی ہے، لیکن اسلام سے خارج ہونے کے ہزاروں روزن ہیں۔ ضرورت دین میں کسی ایک کائنات کفر کے مساوا کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ میں سے کسی ایک کو بھی انسانوں میں ماانا تو مشرک، قرآن کریم کی کسی ایک جماعت یا آیت یا جملہ کائنات کا کافر کیا تو کافر، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کے بعد کسی انسان کو کسی بھی حدیث میں نبی مانا تو مرتد۔

جسٹس نیر: (قادیانی وکیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟

امیر شریعت: خیال نہیں عقیدہ۔ جوان کے بڑوں کے بارے میں ہے۔

مرزاںی وکیل: نبی کی تعریف کیا ہے؟

امیر شریعت: میرے زدیک اسے کم از کم ایک شریف آدمی ہوتا چاہیے۔

جسٹس نیر: (بدتیزی کے انداز میں) آپ نے مرزا گلام احمد قادری کو کافر کہا ہے؟

امیر شریعت: میں اس سوال کا آرز و مند تھا۔ کوئی نہیں برس ادھر کی بات ہے میں عدالت تھی جہاں آپ بیٹھے ہیں، یہاں

چیف جسٹس، مسٹر جسٹس ڈیکس یا یگ تھے۔ اور جہاں مسٹر کیانی بیٹھے ہیں، یہاں رائے بہادر جسٹس رام لال تھے۔ یہی سوال انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا۔ وہی جواب آج دہراتا ہوں۔ میں نے ایک بار نہیں بڑا روں مرتبہ، مرز اکفا فرکہتا ہے، کافر کہتا ہوں اور جب تک زندہ ہوں کافر کہتا ہوں گا۔ یہ میرا ایمان اور عقیدہ ہے اور اسی پر مرننا چاہتا ہوں۔ مرز اقادیانی اور اس کی ذریت کافروں مرتد ہے۔ میلکہ کذاب اور ایسے ہی دیگر جھونوں کو دعویٰ نبوت کے جرم میں قتل کیا گیا۔

جسٹس منیر: (غصے سے بے قابو، وکر، دانت پیتے ہوئے) اگر غلام احمد قادری آپ کے سامنے یہ دعویٰ کرتا تو آپ اسے قتل کر دیتے؟

امیر شریعت: میرے سامنے اب کوئی دعویٰ کر کے دیکھ لے!

حاصر: میں عدالت، نفرہ، عکبر، الشادا، کبر، ختم نبوت.... زندہ باد، مرز ایت مردہ باد..... کمرہ عدالت لرز گیا۔

جسٹس منیر: (بکھلا کر) تو میں عدالت.....!

امیر شریعت: (جلال میں آ کر) تو میں رسالت.....!

جسٹس منیر: ..... دم بخود، خاموش، سہوت، حواس باختہ، چہرہ زرد، ہوش عفتا۔۔۔۔۔ پیشانی سے پیسے پوچھنے لگا۔

”عدالت“ امیر شریعت کی جرأت ایمانی اور جذبہ حب رسول اللہ علیہ وسلم دیکھ کر سکتے میں آچکی تھی۔

امیر شریعت: (ُمر جار آواز میں) آجھہ اور.....؟

جسٹس منیر: (پیشانی میں بڑرا تے ہوئے) میر اخیاں ہے، میں ہر زید کچھ بھی نہیں پوچھنا!

عدالت برخواست ہو جاتی ہے۔

## الغازی مشینری سٹور

ہم قسم چائے ڈیزیل انجن کے  
سپر پارٹس ٹھوک و پر چون ارزان  
زخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کانٹر روڈ ڈیرہ غازی خان

فون: 0641-462501

پینٹس اینڈ مل سٹور

عمارتی و صنعتی سامان، ہارڈ ویئر، پینٹس،

ٹولز، بلڈنگ میٹریل، گورنمنٹ کے منظور شدہ

کنڈے، بیٹ و پیٹانے والے جات